فتاویٰ امن پوری (قسط ۸۷)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

(سوال): ایک شخص مرتد ہو کر عیسائی ہو گیا، چھ ماہ بعد دوبارہ مسلمان ہو گیا، کیا اس کی زوجہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے؟

(جواب): جب وہ مرتد ہوا تھا، اس کی بیوی اس کے عقد سے اسی وقت نکل چکی تھی، وہ ایک حیض عدت گزار کر دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔ اگر مرتد چھ ماہ بعد مسلمان ہو جائے، تو عورت کی رضامندی کے بغیر وہ اسے دوبارہ اپنی بیوی نہیں بنا سکتا۔

(سوال): عیسائی عورت مسلمان ہو گئی، تو کیا اس کا نکاح عیسائی شوہر سے باقی رہا؟

(جواب): جو عیسائی عورت مسلمان ہو جائے، تو اسے چاہیے کہ اپنے عیسائی شوہر کو اسلام کی دعوت دے، اگر وہ قبول کر لے، تو ان کا نکاح قائم ہے، تجدید نکاح کی ضرورت نہیں اور اگر وہ انکار کر دے، تو وہ عیسائی کے نکاح سے نکل جائے گی، کیونکہ مسلمان عورت کا نکاح غیر مسلم مرد سے جائز نہیں، عورت ایک حیض عدت گزار کر دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔

❀ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

خَطَبَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ، فَقَالَتْ : وَاللّٰهِ مَا مِثْلُكَ يَا أَبَا طَلْحَةَ يُرَدُّ، وَلٰكِنَّكَ رَجُلٌ كَافِرٌ، وَأَنَا امْرَأَةٌ مُسْلِمَةٌ، وَلَا يَحِلُّ لِي أَنْ أَتَزَوَّجَكَ، فَإِنْ تُسْلِمْ فَذَاكَ مَهْرِي وَمَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهٗ،

فَأَسْلَمَ فَكَانَ ذٰلِكَ مَهْرَهَا قَالَ ثَابِتٌ : فَمَا سَمِعْتُ بِامْرَأَةٍ قَطُّ كَانَتْ أَكْرَمَ مَهْرًا مِنْ أُمِّ سُلَيْمٍ الْإِسْلَامَ، فَدَخَلَ بِهَا فَوَلَدَتْ لَهٗ .

''ابوطلحہ نے سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام دیا، تو انہوں نے فرمایا: ابوطلحہ! آپ جیسے شخص کو رد نہیں کیا جاتا، لیکن آپ کافر ہیں اور میں مسلمان عورت ہوں۔ میرے لیے آپ سے نکاح کرنا جائز نہیں۔ اگر آپ مسلمان ہو جائیں، تو یہی میرا حق مہر ہوگا، اس سے زائد میں کچھ نہیں مانگوں گی۔ ابوطلحہ مسلمان ہو گئے، یوں یہی (ان کا مسلمان ہونا) سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کا حق مہر بن گیا۔ ثابت کہتے ہیں: میں نے کسی عورت کا اتنا قیمتی مہر نہیں سنا، جتنا قیمتی مہر ام سلیم رضی اللہ عنہا کا تھا، یعنی ان کو حق مہر میں اسلام ملا تھا۔ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ان سے ازدواجی تعلقات قائم کیے، تو سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر بچہ پیدا ہوا۔''

(سنن النّسائي :3341، وسندہٗ حسنٌ)

اس روایت کو امام ابن حبان (۷۱۸۷) اور حافظ ضیاء مقدسی رحمہ اللہ (المختارہ : ۴۲۶) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

❀ **حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' قرار دیا ہے۔**

(فتح الباري : 115/9)

(سوال): جس عورت کا شوہر مرتد ہو کر عیسائی ہو گیا، تین سال سے عیسائیت پر قائم ہے، کیا وہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے؟

(جواب): جب شوہر مرتد ہو گیا، تو وہ عورت نکاح سے نکل گئی، وہ ایک حیض عدت گزار کر دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔

سوال: کیا مرزائی اہل قبلہ ہیں یا نہیں؟

جواب: مرزائی کافر مرتد ہیں، انہوں نے اسلام کے کئی بنیادی عقائد سمیت عقیدہ ختم نبوت کا انکار کیا ہے، یہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت جاری ہے اور غلام احمد قادیانی بھی نبی ہے، جبکہ قرآنی نصوص، احادیث متواترہ اور اجماع امت کا تقاضا ہے کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کی اُمت آخری امت ہے، آپ ﷺ کے بعد وحی کا سلسلہ منقطع ہے۔

عقیدہ ختم نبوت ضروریات دین میں سے ہے، اس کا منکر کافر ہے، لہٰذا جو لوگ مسلمانوں کے اجماعی عقیدہ کے منکر ہوں، جیسا کہ قادیانی ہیں، تو وہ کافر اور مرتد ہیں، ان کو اہل قبلہ قرار نہیں دیا جا سکتا، بلکہ ان کے کفر وارتداد پر پوری امت نے اجماع کر لیا ہے۔

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (728ھ) فرماتے ہیں:

''محمد ﷺ جن وانس اور عرب وعجم سب کے لیے رسول اور خاتم الانبیا بن کر تشریف لائے ہیں، آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، یہ اللہ کا اپنے بندوں پر انعام ہے۔ اس نے آپ ﷺ کی نبوت کے دلائل وبراہین بیان کر کے تمام مخلوق پر حجت تمام کر دی ہے۔'' (الجواب الصّحیح: 405/5)

❁ نیز فرماتے ہیں:

''مومن ہونے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ آپ محمد ﷺ کے خاتم الانبیا ہونے کا عقیدہ رکھیں، آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام جنوں اور انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا، تا کہ اس کے اوامر ونواہی، وعد ووعید اور حلال وحرام ان تک پہنچا دیں۔ چنانچہ حلال وہی ہے، جسے اللہ اور اس

کے رسول ﷺ نے حلال قرار دیا اور حرام وہی ہے، جسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام قرار دیا اور دین وہی ہے، جسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے مشروع کیا ہو۔ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ کسی ولی کے پاس محمد ﷺ کی اطاعت کے بغیر بھی اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا کوئی راستہ ہے، وہ کافر ہے اور شیطان کا دوست ہے۔''

(الفُرقان بين أولياء الرّحمان وأولياء الشّيطان، ص :21)

مزید لکھتے ہیں:

''ظاہر ہے کہ مدعی نبوت یا تو مخلوق میں سب سے افضل اور اکمل ہو یا سب سے ناقص اور رذیل ہو۔ اسی لئے قبیلہ ثقیف کے ایک بزرگ کو جب نبی کریم ﷺ کی دعوت پہنچی، تو اس نے کہا تھا: ''میں آپ کے متعلق ایک بھی جملہ نہیں بولوں گا، اگر آپ سچے ہیں، تو آپ اس سے بلند ہیں کہ میں آپ کی دعوت رد کروں اور اگر آپ جھوٹے ہیں، تو آپ اس سے حقیر ہیں کہ میں آپ کا رد کروں۔'' تو مخلوق کا اکمل و افضل شخص مخلوق کے ناقص ترین اور رذیل ترین شخص جیسا کیسے ہوسکتا ہے؟ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی یہ بات کیا خوب ہے: ''اگر نبی کریم ﷺ میں واضح نشانیاں نہ بھی ہوتیں، تب بھی آپ ﷺ کی شخصیت نبوت کی خبر دینے کے لیے کافی تھی۔'' کذابین میں سے جس نے بھی نبوت کا دعوی کیا، اس پر جہالت، کذب، فجور اور شیطانی بہکاوے غالب آ گئے، اسی طرح جب کسی سچے آدمی نے نبوت کا دعوی کیا، اس پر علم، صدق، نیکی اور دوسری اچھائیاں غالب ہوگئیں، یہ باتیں ادنی تمیز دار آدمی بھی سمجھ سکتا ہے۔''(شرح العقيدة الأصفهانية، ص 138)

(سوال): جس کا شوہر مرتد ہوکر قادیانی ہوگیا، اس کا نکاح فسخ ہوا یا نہیں؟

(جواب): چونکہ قادیانی کافر و مرتد ہیں، اس لیے اس کا نکاح فسخ ہو جائے گا۔

(سوال): ایک عیسائی عورت دو سال سے بیوہ ہے، کیا مسلمان ہو کر وہ فوراً نکاح کر سکتی ہے یا وہ اسلام کے مطابق پہلے عدت گزارے گی؟

(جواب): جو عیسائی عورت دو سال سے بیوہ ہو اور مسلمان ہو جائے، تو اس پر کوئی عدت نہیں، وہ فوراً مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے۔

(سوال): جس کافرہ عورت کو اس کا خاوند اپنے مذہب کے مطابق طلاق دے چکا ہو اور طلاق ہوئے دو تین سال گزر چکے ہوں، تو کیا وہ عورت مسلمان ہو کر فوراً نکاح کر سکتی ہے یا طلاق کی عدت گزارے گی؟

(جواب): مسلمان ہو کر فوراً نکاح کر لے، عدت طلاق نہیں گزارے گی۔

(سوال): جس کافرہ کو طلاق ہوئے ایک ماہ گزرا ہو، کیا وہ مسلمان ہو کر فوراً نکاح کر سکتی ہے یا اسے عدت طلاق گزارنا ہوگی؟

(جواب): طلاق کی عدت مسلمان عورتوں کے لیے ہے، جب انہیں حالت اسلام میں طلاق ہوئی ہو۔ جو عورت طلاق کے بعد مسلمان ہوئی ہے اور ابھی طلاق کو ایک ماہ ہی گزرا ہے اور مسلمان ہو چکی ہے، تو اسے چاہیے کہ استبرائے رحم کے لیے ایک حیض عدت گزارے، پھر نکاح کر لے۔

(سوال): نومسلمہ عورت کا نکاح کب کیا جائے؟

(جواب): اگر نومسلمہ عورت پہلے کسی کے عقد میں تھی، تو وہ مسلمان ہونے کے بعد ایک حیض عدت گزارے اور عدت کے بعد نکاح کر لے، دوران عدت نکاح درست نہیں۔ اگر

نومسلمہ کنواری ہے یا عرصہ سے طلاق یافتہ یا بیوہ ہے، تو وہ مسلمان ہونے کے بعد فوراً نکاح کر سکتی ہے، اس پر کوئی عدت نہیں۔

سوال: جو نومسلمہ عورت زنا سے حاملہ ہو، تو اس سے نکاح کب کیا جائے گا؟

جواب: وضع حمل تک اس کے ساتھ نکاح نہیں ہو سکتا، البتہ اگر نکاح اسی زانی سے ہی کرنا ہے، جس سے حمل ہوا ہے، تو اس سے دوران حمل بھی نکاح ہو سکتا ہے۔

سوال: شوہر عیسائی سے مسلمان ہو گیا، مگر اس کی بیوی عیسائی ہی ہے، مسلمان نہیں ہوئی، کیا نومسلم شوہر اپنی عیسائی بیوی کی مسلمان بہن سے نکاح کر سکتا ہے؟

جواب: اگر عیسائی مرد مسلمان ہو جائے، تو اس کا نکاح عیسائی عورت سے قائم رہتا ہے، لہٰذا وہ اپنی عیسائی منکوحہ کی مسلمان بہن سے نکاح نہیں کر سکتا، کیونکہ ایک نکاح میں دو بہنوں کو جمع کرنا جائز نہیں۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿...... وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ ......﴾(النّساء: ٢٣)

''اور تم دو بہنوں کو (ایک نکاح میں) جمع کرو (یہ بھی تم پر حرام کر دیا گیا ہے)۔''

سوال: مرتد ہو کر عورت دوبارہ مسلمان ہو جائے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: ارتداد ثابت ہو جائے، تو نکاح فوراً فسخ ہو جاتا ہے، اگر مرتدہ دوبارہ مسلمان ہو جائے، تو وہ کسی بھی مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے، اسے پہلے شوہر سے نکاح پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

سوال: ایک مسلمان نے ایک کافر کی منکوحہ سے ناجائز تعلقات قائم کیے اور بعد میں اسے مسلمان کر کے نکاح کر لیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): زنا ہر حال میں کبیرہ گناہ ہے، خواہ مسلمان عورت سے کیا جائے، یا غیر مسلمہ سے اور اگر منکوحہ سے زنا کیا جائے، تو اس کی سنگینی اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ کافروں کی منکوحہ عورتوں کو نکاح کے لیے پھسلا کر مسلمان کریں، یہ اسلام کی بدنامی ہے۔

اسلام کی تعلیمات یہ ہیں کہ غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دی جائے، قبول اسلام کے لیے ان پر جبر نہ کیا جائے، اگر وہ اپنی مرضی سے اسلام قبول کر لیں، تو اب ان پر اسلامی احکامات لاگو ہوتے ہیں، تو مذکورہ صورت میں اگر عورت بخوشی اسلام قبول کر لیتی ہے، تو وہ اپنے کافر شوہر کو اسلام کی دعوت دے گی، اگر وہ اسلام قبول کر لے، تو ان کا نکاح قائم رہے گا، انہیں دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں اور اگر شوہر قبول اسلام سے انکار کر دے، تو ان کا نکاح ختم ہو جائے گا، کیونکہ مسلمان اور کافر کا نکاح نہیں ہوتا، لہٰذا نومسلمہ ایک حیض عدت گزار کر کسی مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے۔

لہٰذا مسلمان زانی کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرے اور اپنی خواہشات کے لیے اسلام کو تختۂ مشق نہ بنائے اور اگر وہ نومسلمہ سے شادی کرنا چاہتا ہے، تو ایک حیض عدت کے بعد دوبارہ نکاح کرے۔

(سوال): میاں بیوی اکھٹے مسلمان ہو گئے، تو کیا تجدید نکاح کی ضرورت ہے؟

(جواب): ان کا نکاح قائم ہے، تجدید نکاح کی ضرورت نہیں۔

(سوال): میاں بیوی دونوں مرتد ہو کر عیسائی ہو گئے، پھر کچھ عرصہ بعد دونوں مسلمان ہو گئے، کیا ان کا نکاح قائم ہے؟

(جواب): ارتداد سے نکاح ختم ہو جاتا ہے، خواہ دونوں مرتد ہوئے ہوں یا ایک۔ لہٰذا

مسلمان ہونے کے بعد اگر دونوں دوبارہ میاں بیوی بننا چاہتے ہیں، تو تجدید نکاح کر لیں۔

سوال: میاں بیوی کافر تھے، دونوں مسلمان ہو گئے، نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: ان کا پہلا نکاح قائم ہے، تجدید نکاح کی ضرورت نہیں۔

سوال: میاں بیوی میں سے ایک کافر ہو جائے، کچھ عرصہ بعد پھر مسلمان ہو جائے، تو دونوں کا نکاح باہمی رضامندی سے ہوگا یا صرف شوہر کی رضامندی یا صرف عورت کی؟

جواب: زوجین میں سے کسی ایک کے مرتد ہونے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے، اگر مرتد دوبارہ مسلمان ہو جائے، تو نکاح جدید کے لیے میاں بیوی دونوں کی رضامندی ضروری ہے، مہر بھی عورت کی رضامندی سے مقرر ہوگا۔

سوال: جو لوگ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر واقعہ افک کے حوالے سے زنا کی تہمت لگائیں، ان کا کیا حکم ہے؟

جواب: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر منافقین نے زنا کی تہمت لگائی، تو اللہ تعالیٰ نے قرآنی نصوص میں سیدہ کی پاکدامنی بیان فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کی صفائی کے بعد اگر کوئی سیدہ پر واقعہ افک کے حوالے سے زنا کی تہمت لگائے، تو وہ کافر ہے، اس پر امت کا اتفاق ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

أَنْزَلَ اللّٰهُ بَرَائَتَكِ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَاوَاتٍ .

''اللہ نے آپ کی برأت سات آسمانوں کے اوپر سے نازل کی ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 276/1، 349، الرّد على الجهمية للدّارمي، ص 57، المستدرك على الصّحيحين للحاكم : 8/4، وسندهٗ حسنٌ)

اس روایت کو امام حاکم رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی

موافقت کی ہے۔

❁ ایک روایت کے الفاظ ہیں:

نَزَلَ عُذْرُكِ مِنَ السَّمَاءِ .

''آپ کی برأت آسمانوں (کے اوپر) سے اُتری ہے۔''

(صحيح البخاري : 4753)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی اسی لیے بنایا کہ وہ پاکدامن تھیں، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں میں زیادہ پاکدامن ہیں۔ سیدہ ناپاک ہوتیں، تو شرعی طور پر آپ کی زوجہ ہوتیں، نہ آپ کے شایانِ شاں ہی ہوتیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿أُولٰئِكَ مُبَرَّؤُونَ مِمَّا يَقُولُونَ﴾ ''لوگوں کے الزامات سے یہ ہستیاں بری ہیں۔'' یعنی یہ اہل افک اور دشمنوں کی باتوں سے کوسوں دور ہیں۔''

(تفسير ابن كثير : 35/6)

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ (النّور : ٢٣)

''جو لوگ پاک دامن، بھولی بھالی مومن خواتین پر تہمت لگاتے ہیں، وہ دنیا اور آخرت میں ملعون ہیں، نیز ان کے لیے بہت بڑا عذاب تیار ہے۔''

❁ عالم اہل بیت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

نَزَلَتْ فِي عَائِشَةَ خَاصَّةً .

''یہ آیت خاص سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں نازل ہوئی۔''

(تفسير ابن أبي حاتم : 2556/8، وسندهٔ صحيحٌ)

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے واضح کر دیا ہے کہ یہ آیت (النور:۲۳) سیدہ عائشہ اور دوسری امہات المومنین رضی اللہ عنہن پر تہمت لگانے والوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے، کیوں کہ یہ درحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن ہے۔ بیوی پر تہمت شوہر کے لیے تکلیف دہ ہوتی ہے، جیسا کہ بیٹے کے لیے ہوتی ہے، کیونکہ یہ اس کے گھٹیا پن اور بدنسل ہونے کی دلیل ہے۔ بیوی زنا کی مرتکب ہو، تو خاوند کے لیے رسوائی ہے۔ عین ممکن ہے کہ خود آدمی پر تہمت لگے، تو اسے اتنی رسوائی نہ ہو، جتنی اس کی بیوی پر تہمت لگنے سے ہوتی ہے۔''

(الصّارم المَسلول على شاتِم الرَّسول : 45/1)

❀ عباسی علما کا اجماعی عقیدہ ہے:

مَنْ سَبَّ سَيِّدَتَنَا عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَلَا حَظَّ لَهٗ فِي الْإِسْلَامِ .

''جس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو برا بھلا کہا، اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔''

(المُنْتَظَم في تاريخ المُلُوك والأَمَم لابن الجَوزي : 281/15، وسندهٔ صحيحٌ)

❀ علامہ ابواسحاق شیرازی رحمہ اللہ (۴۷۶ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى عُمُومِ آيَةِ الْقَذْفِ وَإِنْ كَانَتْ نَزَلَتْ فِي شَأْنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا خَاصَّةً .

''مسلمانوں کا اجماع ہے کہ تہمت والی آیت عام ہے، گو کہ خصوصی طور پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق ہی نازل ہوئی ہے۔''

(التّبصرة في أصول الفقه، ص 146)

۞ علامہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿يَعِظُكُمُ اللّٰهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا﴾ (النّور: ۱۷) سے مراد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں، کیوں کہ مثلیت تب ہی ہوگی جب کسی کے بارے میں اسی طرح کی بات کی گئی ہو یا وہ ازواج مطہرات کے ہم پلہ ہو۔ کیوں کہ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عزت وناموس اور اہل بیت کے حوالے سے ایذا و تکلیف ہوتی ہے اور یہ کفریہ حرکت ہے۔''

(تفسير القرطبي: 205/12)

۞ قاضی ابویعلی حنبلی رحمہ اللہ (۴۵۸ھ) فرماتے ہیں:

مَنْ قَذَفَ عَائِشَةَ بِمَا بَرَّأَهَا اللّٰهُ مِنْهُ كَفَرَ بِلَا خِلَافٍ .

''جس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر وہی تہمت لگائی، جس سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بری کر دیا ہے، تو اس کے کافر ہونے میں کوئی اختلاف نہیں۔''

(الصّارم المَسلول لابن تيمية، ص 566)

۞ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ حَكَى الْإِجْمَاعَ عَلٰى هٰذَا غَيْرُ وَاحِدٍ وَصَرَّحَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ بِهٰذَا الْحُكْمِ .

''اس پر کئی اہل علم نے اجماع نقل کیا ہے اور بے شمار ائمہ نے اس حکم کی

صراحت بھی کی ہے۔‘‘

(الصَّارم المَسلول على شاتِم الرّسول، ص 566)

❁ علامہ ابن جزی غرناطی رحمہ اللہ (۷۴۱ھ) فرماتے ہیں:

’’واقعہ افک میں پانچ اعتبار سے خیر تھی؛ ① ام المومنین کی برأت کر دی گئی، ② اللہ تعالیٰ نے سیدہ کی شان میں وحی نازل کر کے ان کی عزم افزائی فرمائی، ③ اس جھوٹے الزام پر (صبر کرنے سے) سیدہ کو بہت بڑا اجر ملا، ④ مومنوں کو وعظ ونصیحت کی گئی ⑤ جھوٹے الزام لگانے والوں سے انتقام لیا گیا۔‘‘

(تفسير ابن جزي: 63/2)

❁ حافظ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

هِيَ رِدَّةٌ تَامَّةٌ، وَتَكْذِيبٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى فِي قَطْعِهٖ بِبَرَاءَ تِهَا .

’’سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانا مکمل ارتداد ہے اور اللہ تعالیٰ کو سیدہ کی قطعی برأت کرنے میں جھٹلانا ہے۔‘‘

(المحلّٰى بالآثار: 440/12)

❁ علامہ عبد الخالق بن عیسیٰ ہاشمی حنبلی رحمہ اللہ (۴۷۰ھ) فرماتے ہیں:

’’جس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر وہ الزام لگایا، جس سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بری کر دیا ہے، تو وہ دین سے نکل گیا (کافر ہو گیا)۔ اس کا مسلمان خاتون سے نکاح منعقد نہ ہوگا، الا کہ وہ اعلانیہ توبہ کر لے۔‘‘

(الصّارم المَسلول لابن تيمية، ص 568)

❁ علامہ ابن العربی رحمہ اللہ (۵۴۳ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ أَهْلَ الْإِفْكِ رَمَوْا عَائِشَةَ الْمُطَهَّرَةَ بِالْفَاحِشَةِ، فَبَرَّأَهَا اللّٰهُ، فَكُلُّ مَنْ سَبَّهَا بِمَا بَرَّأَهَا اللّٰهُ مِنْهُ فَهُوَ مُكَذِّبٌ لِلّٰهِ، وَمَنْ كَذَّبَ اللّٰهَ فَهُوَ كَافِرٌ.

''اہل افک نے پاکدامن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر برائی کی تہمت لگائی، تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بری کر دیا۔ لہٰذا جس نے بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر وہ الزام لگایا، جس سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بری کر دیا ہے، تو وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلانے والا ہے اور جس نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلایا، وہ کافر ہے۔''(أحكام القرآن: 366/3)

❀ حافظ ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ (٦٢٠ھ) فرماتے ہیں:

مَنْ قَذَفَهَا بِمَا بَرَّأَهَا اللّٰهُ مِنْهُ فَقَدْ كَفَرَ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ.

''جس نے سیدہ پر وہ تہمت لگائی، جس سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بری کر دیا ہے، تو اس نے اللہ عظیم کے ساتھ کفر کیا۔''(لمعة الاعتقاد، ص 40)

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) فرماتے ہیں:

بَرَاءَةُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِنَ الْإِفْكِ وَهِيَ بَرَاءَةٌ قَطْعِيَّةٌ بِنَصِّ الْقُرْآنِ الْعَزِيزِ فَلَوْ تَشَكَّكَ فِيهَا إِنْسَانٌ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ صَارَ كَافِرًا مُرْتَدًّا بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ.

''واقعہ افک میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت ہو چکی ہے، یہ برأت قطعی ہے، جس پر قرآنی نص ہے، لہٰذا اللہ معاف کرے! جس انسان نے اس میں شک کیا، تو اس کے کافر اور مرتد ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔''

(شرح النّووي : 117/17)

۞ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

إِيَّاكَ يَا رَافِضِيُّ أَنْ تُلَوِّحَ بِقَذْفِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ بَعْدَ نُزُوْلِ النَّصِّ فِي بَرَاءَ تِهَا، فَتَجِبُ لَكَ النَّارُ .

''اے رافضی! ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے سے باز آجاؤ، بعد اس کے کہ ان کی برأت پر نص آچکی ہے، ورنہ تجھ پر جہنم واجب ہوجائے گی۔''

(سِيَر أعلام النُّبلاء :188/1)

۞ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى كُفْرِ قَاذِفِهَا .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والے کے کفر پر امت کا اتفاق ہے۔''

(زاد المَعاد في هَدي خير العِباد :103/1)

۞ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ قَاطِبَةً عَلٰى أَنَّ مَنْ سَبَّهَا بَعْدَ هٰذَا وَرَمَاهَا بِمَا رَمَاهَا بِهٖ بَعْدَ هٰذَا الَّذِي ذُكِرَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ، فَإِنَّهٗ كَافِرٌ، لِأَنَّهٗ مُعَانِدٌ لِّلْقُرْآنِ .

''تمام علمائے کرام کا اس شخص کے کافر ہونے پر اجماع ہے، جو برأت کے بعد بھی آپ رضی اللہ عنہا کو برا بھلا کہے اور اسی تہمت کے ساتھ متہم کرے، جس کے بعد یہ آیات نازل ہوئیں، کیوں کہ وہ قرآن مجید کا واضح دشمن ہے۔''

(تفسیر ابن کثیر : 6/31-32)

❁ علامہ زرکشی رحمہ اللہ (۷۹۴ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ مَنْ قَذَفَهَا فَقَدْ كَفَرَ لِتَصْرِيْحِ الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ بِبَرَاءَ تِهَا .

''جس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی، وہ کافر ہے، کیونکہ قرآن کریم میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت صراحت کے ساتھ ہوچکی ہے۔''

(الإجابة لإيراد ما اسْتَدْرَكَتْهُ عائشةُ على الصّحابة، ص 52)

❁ حافظ عراقی رحمہ اللہ (۸۰۶ھ) فرماتے ہیں:

''واقعہ افک میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت ہوچکی ہے، یہ برأت قطعی ہے، جس پر قرآنی نص ہے، لہٰذا اللہ معاف کرے! جس انسان نے اس میں شک کیا، تو اس کے کافر اور مرتد ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔''

(طرح التّثريب : 69/8، عمدة القاري للعيني : 235/13)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

...... وَتَحْرِيمُ الشَّكِّ فِي بَرَاءَ ةِ عَائِشَةَ .

''(یہ حدیث دلیل ہے کہ) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت میں شک کرنا حرام ہے۔''

(فتح الباري : 481/8)

❁ حافظ سیوطی رحمہ اللہ (۹۱۱ھ) فرماتے ہیں:

''آیت مبارکہ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ جَاؤُوا بِالْإِفْكِ﴾ ''جو لوگ بہت بڑا بہتان باندھ لائے ہیں......'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر لگائی گئی تہمت کی برأت کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔...... اہل علم کہتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانا کفر ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس تہمت کا ذکر کرتے وقت اپنی تسبیح بیان کی

ہے، فرمایا: ﴿سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ﴾ ’’اللہ پاک ہے، یہ بہت بڑا بہتان ہے۔‘‘ جب مشرکوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے بیوی اور اولاد کا اثبات کیا، تو اس کو ذکر کرتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی تسبیح و تقدیس بیان کی۔‘‘

(الإكليل، ص 190)

❀ علامہ بحرق شافعی رحمہ اللہ (۹۳۰ھ) فرماتے ہیں:

’’حدیث افک، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر لگائی گئی تہمت کی برأت کے بارے میں ہے۔ یہ برأت قطعی ہے اور اس پر قرآن نص ہے، یہاں تک کہ اگر کوئی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت میں شک کرے، وہ بالاجماع کافر ہے۔‘‘

(حدائق الأنوار، ص 305)

❀ علامہ ابن نجیم حنفی رحمہ اللہ (۹۷۰ھ) فرماتے ہیں:

...... بِقَذْفِهٖ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا .

’’سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔‘‘

(البحر الرّائق: 131/5، مَجمع الأنهر لشيخي زاده: 692/1)

❀ علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ (۱۲۵۲ھ) فرماتے ہیں:

لَوْ كَانَ يَقْذِفُ السَّيِّدَةَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَلَا شَكَّ فِي كُفْرِهٖ .

’’اگر کوئی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگاتا ہے، تو اس کے کفر میں کوئی شک نہیں۔‘‘

(فتاویٰ شامی: 70/4)

❀ نیز فرماتے ہیں:

لَا شَكَّ فِي تَكْفِيرِ مَنْ قَذَفَ السَّيِّدَةَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا .

''اس شخص کے کفر میں کوئی شک نہیں، جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگاتا ہے۔''
(فتاویٰ شامی : 237/4)

۞ علمائے احناف کا متفقہ فتویٰ ہے:

لَوْ قَذَفَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالٰی عَنْهَا بِالزِّنَا كَفَرَ بِاللّٰهِ .

''جس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر زنا کا الزام لگایا، اس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا۔''
(فتاویٰ عالمگیری : 264/2)

۞ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ (۱۲۰٦ھ) فرماتے ہیں:

''دنیا و آخرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ طیبہ زوجہ پر تہمت لگانے والا منافقین کے سردار عبداللہ بن اُبی کی نسل سے ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زبان حال سے فرما رہے ہیں: مسلمانو! مجھے میری بیوی کے متعلق ایذا دینے والے کے خلاف میری مدد کون کرے گا؟ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا، وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَّإِثْمًا مُّبِينًا﴾(الأحزاب : ٥٧-٥٨)

''اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچانے والے دنیا و آخرت میں ملعون ہیں اور ان کے لیے رسوا کن عذاب تیار ہے اور جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو ناحق ایذا پہنچاتے ہیں، وہ بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔'' اللہ تعالیٰ کے دین کے مددگار کہاں گئے؟ جو یہ کہیں: اللہ کے رسول! ہم آپ کا دفاع کریں گے۔''(رسالة في الرّدّ علی الرّافضة ص 25-26)

(سوال): جولوگ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی اُلوہیت کے قائل ہیں، ان کا کیا حکم ہے؟

(جواب): غیر اللہ کو معبود بنانے والا کافر ہے، خواہ وہ کوئی بھی ہو۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾(الأعراف : 194)

''جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، وہ تمہارے ہی جیسے بندے ہیں، ان کو پکارو، اگر تم سچے ہو تو وہ تمہیں جواب دے کر دکھائیں۔''

❁ نیز فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا﴾(بني إسرائيل : 56)

''کہہ دیجیے، جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، وہ تم سے تکلیف دور کرنے اور تکلیف پہنچانے کے مالک نہیں ہیں۔''

❁ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ إِلَهًا آخَرَ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ﴾(القصص : 88)

''اللہ کے سوا کسی اور کو مت پکارو، اس کے سوا کوئی الہٰ نہیں۔''

(سوال): ایک مسلمان صحیح العقیدہ تھا، بعد میں وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر زنا کی تہمت کا قائل ہو گیا، کیا اس کا نکاح قائم رہا یا نہیں؟

(جواب): سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر زنا کی تہمت لگانا قرآنی نصوص اور اجماع امت کا انکار ہے، بلکہ سیدہ پر تہمت لگانے والے کو اہل علم نے بالاجماع کافر کہا ہے، لہٰذا جو مسلمان ہو کر

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت زنا کا قائل ہوجائے، تو وہ مرتد کافر ہے، اس کی سزا قتل ہے، جس کا نفاذ ریاست اسلامیہ کی ذمہ داری ہے، اس سے نکاح ختم ہوجاتا ہے۔

سوال: جو لڑکی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت زنا کی قائل ہو، کیا اس سے مسلمان لڑکے کا نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر زنا کی تہمت لگانا کئی قرآن آیات اور اجماع امت کا انکار ہے، لہٰذا ایسی عورت کافرہ ہے، اس سے مسلمان مرد کا نکاح جائز نہیں۔

سوال: جو صحابہ کرام پر تبرا کا قائل اور ان کی تکفیر کو جائز سمجھتا ہو، اس سے نکاح جائز ہے یا نہیں اور اگر نکاح کرلیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: صحابہ کرام پر تبرا کرنا اور ان کی تکفیر کو جائز سمجھنا کفر ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کے ایمان کی گواہی دی ہے، تو جو اللہ تعالیٰ کی واضح شہادت کا منکر ہو، وہ کافر ہے، ایسے شخص سے مسلمان کا نکاح نہیں ہوسکتا، یہ نکاح باطل ہے اور اگر کوئی جانتے بوجھتے ایسے شخص سے نکاح کرے، تو وہ نکاح نہ ہوگا، بلکہ زنا ہوگا۔

سوال: صحابہ کی تکفیر کرنے والوں کی لڑکی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی لڑکی سے نکاح جائز نہیں، کیونکہ وہ کافرہ ہے۔

سوال: روافض کی خوشی اور غمی میں شرکت کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز نہیں۔

سوال: جو شخص مسجد اور امام مسجد کو گالیاں نکالتا ہو، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: مسجدیں اللہ کے گھر ہیں، یہ شعائر اللہ ہیں اور شعائر اللہ کی توہین و استخفاف کفر ہے۔ اسی طرح امام مسجد کو صرف اس بنا پر گالیاں دینا کہ وہ امام مسجد ہے اور اسے حقیر

فقیر سمجھنا کفر ہے۔

✿ علامہ شیخی زادہ حنفی رحمہ اللہ (۱۰۷۸ھ) لکھتے ہیں:

اَلْاِسْتِخْفَافُ بِالْأَشْرَافِ وَالْعُلَمَاءِ كُفْرٌ .

''شرفا اور علما کا استخفاف کرنا باعث کفر ہے۔''

(مَجمع الأنهر :695/1)

(سوال): جو شخص کہے کہ میں علماء کی شریعت کو نہیں مانتا اور وہ علماء سے بغض کا اظہار بھی کرے، تو اس کا کیا حکم ہے؟

(جواب): علمائے حق شریعت کے پاسبان اور امین ہیں، جو ان سے بغض وعناد رکھے، ان کی اہانت کرے اور ان کی بیان کردہ شریعت کو ماننے سے انکار کرے، تو وہ کافر ہے۔

(سوال): ایک مقدمہ میں قاضی نے مدعی سے پوچھا کہ تم شرع محمدی مانتے ہو یا نہیں؟، تو مدعی نے کہا: جس طرح رواج ہے، تم اس طرح فیصلہ کرو، یہاں شریعت کا کیا کام؟ تو اس مدعی کا کیا حکم ہے؟

(جواب): مدعی نے جو کہا، وہ کبیرہ گناہ ہے، وہ اپنے کلمات سے توبہ کرے، اگر توبہ نہ کرے اور اپنی بات پر قائم رہے، تو شریعت کی توہین کا مرتکب ہے، جو کہ کفر ہے۔

(سوال): بلا ارادہ کلمہ کفر زبان سے نکل جائے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): جس کی زبان سے غیر ارادی طور پر کلمہ کفر نکل جائے، وہ توبہ واستغفار کرے، اس پر کفر کا فتویٰ نہیں لگے گا، اسے تجدید ایمان کی بھی ضرورت نہیں۔